علامہ شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

کی بلند پایہ تصنیف

ایضاح الحق الصریح

کا مستند اردو ترجمہ

بدعت کی حقیقت اور اُس کے احکام

مترجم: معراج محمد بارق

قدیمی کتب خانہ

آرام باغ - کراچی

علامہ شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

کی بلند پایہ تصنیف

ایضاح الحق الصریح

کا مستند اردو ترجمہ

بدعت کی حقیقت

اور

اُس کے احکام

مترجم: معراج محمد بارق

قدیمی کتب خانہ۔ مقابل آرام باغ۔ کراچی

قدیمی کتب خانہ
آرام باغ کراچی

فہرست مضامین

کا نشانہ بنتا ہے۔ پس تمام لوگ اس ملامت، اور طعنہ زنی کے خوف سے اس رسم کو قائم رکھنے اور اس کی پابندی کرنے کی خوب کوشش کرتے ہیں۔ پھر ایک مدت دراز گزر جانے کے بعد اس رسم کی اصلیت شریعت میں معلوم کرنے کے لئے تحقیق کی جاتی ہے تو اس مذکورہ بالا رواج کے سوا شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ملتی۔ اور جب اُس رواج کے منشاو مقصد کو معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو سوائے اس کے اور کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ بعض بزرگوں نے اس (طریقہ) کو اچھا سمجھا تھا۔ حالانکہ صورتِ حال یہ ہوتی ہے کہ زمانہ اور حالات بدل جانے کی وجہ سے اُس امر کی بابت شریعت کا حکم بدل جاتا ہے۔ یعنی چونکہ اسلاف اور بزرگوں کے زمانہ میں یہ امر یا طریقہ رواج کے درجہ پر نہیں پہنچا تھا اور نہ اس کا اتنا التزام تھا (کہ ہر شخص کو اس پر چلنا اور اس کا پابند ہونا لازم ہو)، لیکن اب بعد کی نسلوں میں چونکہ اس کا التزام اور اس کی شہرت بہت ہوگئی (اور اس کا پابند ہونا ضرور سمجھا جانے لگا) لہٰذا یہ امر بدعتِ حقیقی یا بدعتِ حکمی کی حد تک پہنچ گیا۔ ادھر ہم اسی معنی اور اسی کیفیت کو رواج کہتے ہیں[۵]۔

---

[۵] کسی قوم میں ایک کام کیسے رسم و رواج کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے کہ اس کی خلاف ورزی لوگ بُرا بلکہ گناہ سمجھنے لگتے ہیں، اس تاریخی عمل کو سمجھانے کے لئے مصنف رح کے بزرگ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رح نے ایک عمدہ مثال تاریخ سے پیش کی ہے وہ "حجۃ اللہ البالغہ" میں فرماتے ہیں:

حضرت یعقوب علیہ السلام ایک بار سخت بیمار ہوئے، آخر انہوں (باقی بر صفحہ آئندہ)

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گزشتہ) نے اپنے دل میں یہ نذر یا منت مانی کہ اگر خدا نے مجھے تندرست کر دیا تو میں اپنے اوپر سب چیزوں سے زیادہ مرغوب کھانے اور پینے کی چیز حرام کر لوں گا۔ یعنی ان کو نہیں کھاؤں گا۔ چنانچہ جب وہ تندرست ہوئے تو (اپنی سب سے مرغوب اشیاء یعنی) اونٹ کا گوشت اور اس کا دودھ اپنے اوپر حرام کر لیا۔ (اب چونکہ یعقوب علیہ السلام پیغمبر خدا اور اپنے قبیلہ کے بزرگ تھے) لہٰذا ان کی پیروی (اور ان کے احترام) میں ان کی اولاد نے بھی ان چیزوں کو کھانا پینا چھوڑ دیا (یعنی ان کو اپنے اوپر حرام کر لیا)۔ پھر ان کی اولاد نے بھی ان کی پیروی کی۔ جب ان چیزوں کو اپنے اوپر حرام کئے ہوئے مدتیں گزر گئیں اور کئی نسلوں میں یہ حرمت جاری رہی تو یہود کے دلوں میں یہ بات بیٹھ گئی کہ اگر کسی نے ان چیزوں کو کھا کر انبیاء کی مخالفت کی تو اس نے ان کی شان میں بے ادبی کی (اور گناہ کا مرتکب ہوا)۔ لہٰذا توریت میں بھی ان چیزوں کی حرمت نازل ہوگئی۔ (کیونکہ ہر نبی کی شریعت میں نبی کی قوم کے ایسے عقائد و نظریات اور رسوم و رواج کو ملحوظ رکھا جاتا ہے جو نیکی کے بنیادی اصولوں کے منافی نہ ہوں)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیان فرمایا کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہوں تو یہود نے اعتراض کیا کہ آپ تو اونٹ کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کا دودھ پیتے ہیں، آپؐ کیسے ملتِ ابراہیمؑ پر ہو سکتے ہیں۔ (گویا اتنا زمانہ گزر جانے کے بعد اس دور کے یہودی یہ سمجھنے لگے کہ اونٹ کے گوشت اور دودھ کی حرمت حضرت یعقوب علیہ السلام سے شروع نہیں ہوئی بلکہ یہ ان سے بہت پہلے حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ سے جاری ہے)۔ ان کے اسی قول کے تردید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ	بنی اسرائیل کے لئے سب کھانے حلال
اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ	تھے البتہ توریت نازل ہونے سے پہلے
اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ	جو اسرائیلؑ (یعقوبؑ) نے (باقی بر صفحہ آئندہ)

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی نیا امر یا نئی بات سامنے آجاتی ہے اور اس زمانہ کے لوگ (اور علماء عصر) دلائل شرعیہ میں اس کی اصل تلاش کرنے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔	اپنے اوپر حرام کر لئے تھے وہ حلال نہیں تھے
(آل عمران : ۹۳)	(اے محمدؐ! ان سے کہو) کہ اگر تم سچے ہو تو توریت لاکر پڑھو"

گویا خداوند تعالیٰ نے ان کے قول کو اس طرح رد فرمایا کہ اصل میں سب کھانے حلال تھے (اور حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ سے حلال تھے)۔ لیکن اونٹ، ایک عارضی سبب سے، جو یہودیوں کو لاحق ہو گیا تھا (حضرت یعقوبؑ کے زمانہ سے یا ان کی بیماری کے بعد سے) حرام ہو گئے تھے۔ اور جب نبوت اولاد اسمٰعیلؑ میں ظاہر ہوئی اور اس عارضی امر سے وہ بچے ہوتے ہیں تو اس کی رعایت ان پر واجب نہیں رہی (اور اب نئی شریعتِ (محمدیہ) نے اونٹ کے گوشت اور دودھ کے بارے میں اس حکم کو برقرار رکھا جو نزولِ توریت اور حضرت یعقوبؑ سے پہلے تھا۔ اب اگر کوئی اونٹ کے گوشت اور دودھ کو اپنے اوپر حرام کرتا ہے تو وہ محض اپنے آبائی رسم ورواج کا پابند کہلائے گا، شریعت کا متبع نہیں کہلائے گا۔)

شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نمازِ تراویح کے التزام اور اس کو رواج دینے سے منع فرمایا تھا، اور فرمایا تھا کہ "اس کو جدا جدا اپنے گھروں میں پڑھ لیا کرو"۔ مقصد یہ تھا کہ اس پر مداومت کرنے سے کہیں یہ دین کا شعار نہ بن جائے کہ لوگ اس کے ترک کو خدا کی شان میں تقصیر کا اعتقاد کرنے لگیں، اور پھر یہی بات اس کے فرض ہونے کا باعث بن جائے۔
(حجۃ اللہ البالغہ جلد اول ص ۱۸۶) ۱۲ مترجم

میں لگ جاتے ہیں۔ اور شریعت کے علوم میں غور کرتے ہیں تاکہ اس بات کا شرعی حکم معلوم کریں۔ بالآخر وہ کافی غور وخوض کے بعد دلائل شرعیہ سے اس امر کی بابت شرعی حکم کی دلیل تلاش کر لیتے ہیں۔ اور (وہ حکم) اس زمانہ کے سب لوگوں پر واضح اور روشن ہو جاتا ہے۔ اس امر کی بابت حکم شرعی کی دلیل واضح اور ثابت ہو جانے کی بنا پر اس زمانہ کے سب مجتہدین اس پر اتفاق کر لیتے ہیں۔ (علماء کے) اسی اتفاقِ (رائے) کو ہم اجماع کہتے ہیں۔

جب یہ مقدمہ بیان ہو گیا تو اب معلوم ہونا چاہئے کہ قرونِ ثلاثہ کے بعد کسی چیز کا محض رواج پا جانا اس چیز کو بدعت کے زمرہ سے خارج نہیں کرتا، بخلاف اجماع کے، کیونکہ اجماع کا منعقد ہونا، خواہ وہ کسی زمانہ میں بھی ہو، اجماعی مسئلہ کو سنت کے دائرہ میں داخل کر دیتا ہے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ اجماع کے (شرعی دلیل ہونے کے) بارے میں یہ آیت بطور سند پیش کی جاتی ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۔ (النساء: ۱۱۵)	اور جو کوئی اپنے سامنے ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد رسول کی خلاف ورزی کریگا اور مومنین کے راستہ کے برخلاف چلے گا تو ہم اس کو اسی طرف موڑ دیں گے جس طرف اس نے رخ کیا ہے، اور اس کو جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔

اس مذکورہ بالا آیت میں سبیل (راستہ) کی اضافت مؤمنین کی طرف کی گئی ہے۔ اور لفظ مؤمنین مشتق ہے اور یہ ایک مقررہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی چیز کو مشتق سے نسبت واضافت دی جائے تو یہ اس کے مصدری معنی کے